

۷
اس میکدے سے اس لیے ڈرتے ہیں بادہ نوش
ساتی نے کچھ ملانہ دیا ہو شراب میں

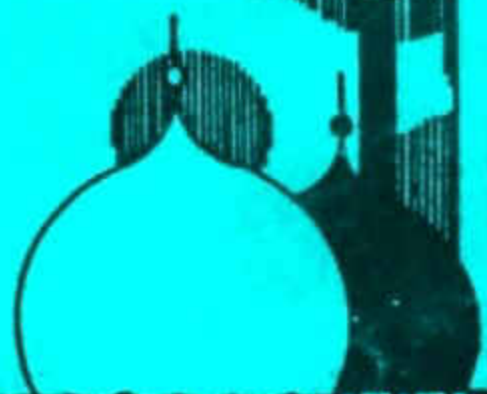
قرآن میں نزولِ مسیح کا حتمی فیصلہ

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عہدِ نبوت سے قبل
اس کائنات میں جتنے انسان تھے وہ سب کے رب
فوت ہو چکے ہیں

از علامہ ابوالخیر اسدی

مجلس نشر السنۃ

مخدوم ارشد - ملتان



اسے پھر سے پھاڑ دیا اور پھر سے
اسے میکدے سے اس لیے ڈرتے ہیں بادہ نوش
ساتھی نے کچھ بلانہ دیا ہو شراب میں

قرآن میں نزولِ مسیح کا حتمی فیصلہ

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عہدِ نبوت سے قبل
اس کائنات میں جتنے انسان تھے وہ سب کے سب
فوت ہو چکے ہیں

از علامہ ابوالخیر اسدی

مجلس نشر السنۃ

مخدوم رشید - ملتان



اس میکرے سے اس لیے ڈرتے ہیں بادہ نوش
ساتی نے کچھ ملانہ دیا ہوشِ اسب میں

۷

قرآن میں نزولِ مسیح کا

حتمی فیصلہ

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ عہدِ نبوت سے قبل
اس کائنات میں جتنے انسان تھے وہ سب کے سب
فوت ہو چکے ہیں

از علامہ ابوالخیر اسدی

مجلس نشر السنۃ

خار و ارشدیہ - ملتان

فراول

بعض اجاب تقاضا کر رہے ہیں، کہ جن احادیث سے
بنیادی طور پر حضرت مسیح کا نزول ثابت ہوتا ہے۔ اس کا
جواب تو آپ نے لکھ دیا ہے لیکن جن تفسیری مرویات
سے یہ لوگ حضرت عیسیٰ کا رفع اور ان کی حیات ثابت
کرتے ہیں اس دو سر رخ کا کیا جواب ہے۔ میں نے
کہا اس عقیدے کے دو رخ ہیں اور وہ دونوں ایک
دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر ان میں سے ایک
رخ صحیح دلائل کے ساتھ باطل ہو جائے تو دوسرے رخ
کا اثبات خود بخود باطل ہو جائے گا۔ مرویات بخاری کی جس
سیرھی سے یہ حضرات حضرت عیسیٰ کو نیچے اتار رہے تھے
اس سیرھی کو امام زہری کے تشیع اور تلمیذس نے توڑ پھوڑ
کر رکھ دیا ہے۔ اب جبکہ احادیث کے استناد سے
آپ کا نزول بھی ثابت نہیں ہے تو قرآن کو کیا ضرورت
تھی کہ ایسی مہمل بات کی تائید کرے جس سے آپ کا رفع آسمانی
تو ثابت ہو رہا ہو، لیکن جس مقصد کے لیے آپ کو نیچے

اُتاراجا رہا ہو۔ اس کی ساری ذمہ داری زہری جیسے مُدسِ اوپوں
 کے سپرد کر دی جاتے۔ اس سے معلوم ہوا جو حضرات آپ کی
 حیات اور رفعِ آسمانی ثابت کرے ہیں لازماً وہ ایسے شواہد
 میں جب تک سقیم تاویلوں کی آمیزش نہ کریں، رفع اور حیات
 کا اثبات نہیں کر سکتے۔ تفصیلی مباحث سے بچ کر ہم مرید
 قلوب کی خلیجان دور کرنے کے لیے ایک ایسی آیت کی تشریح
 بیان کر دیتے ہیں جس کی تفہیم سے ائمہ مفسرین اور محقق محدثین
 ثابت کر سکتے ہیں کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس
 کائنات میں جتنے انسان موجود تھے وہ سب کسے سب
 فوت ہو چکے ہیں۔ وہ نفوسِ خواہ رسولوں میں شمار ہوتے
 ہوں یا ولیوں میں۔ ان میں سے جس جس ہستی پر بھی بشریت
 کا اطلاق ہو سکتا ہے اس نصِ قطعہ کے تحت اس کی حیات
 قطعاً ثابت نہیں ہو سکتی۔ جن کے قلوب میں تسلیمِ حق کی
 ادنیٰ خُو بھی پائی جاتی ہے، ہماری اس تحریر کے بعد
 اُن کے تمام ریب و شکوک ہمیشہ کے لیے دفن ہو جائیں گے
 ہاں جن کے دلوں کو دیرینہ عصبیت نے پھلنی کر رکھا ہے ایسے
 گھرے زخموں پر حقائق کی جتنی مرتبہ بھی مرہمِ پٹی کی جائے یہ زخم
 بالکل مندمل نہیں ہو سکتے۔

حضور

اس امت کی اکثریت اور مشائخِ صوفیہ کا عقیدہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جس خضر کی ملاقات ہوئی تھی وہی خضر ابھی تک زندہ موجود ہیں۔ حیاتِ خضر کے بارے میں جن شواہد کو یہ حضرات علمی طور پر پیش کرتے ہیں وہ یہ ہیں:-
۱۔ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبوت میں بھی موجود تھے۔

۲۔ اس امت کے بعض اکابر اولیاء حضرت خضر سے ملاقاتیں کرتے رہے ہیں۔ ان ملاقاتوں کا ذکر ان کی کتابوں میں اتنے تواتر کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جن کی یکسر تردید کرنا ان کی ولایت کی ننگِ سیب کے مترادف ہے۔

اس کے برعکس اس امت کے بعض اکابر ائمہ جید محدثین اور محقق مفسرین ثابت کرتے ہیں، کہ حیاتِ خضر کا عقیدہ سراسر باطل ہے۔ وہ کہتے ہیں جن احادیث سے حیاتِ خضر ثابت ہوتی ہے ان میں سے کوئی بھی ایسی حدیث نہیں ہے جو کذب کے داغ سے خالی ہو۔ دوسرے یہ عقیدہ قرآن کی نص قطعاً کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کی ایک آیت میں نص صریح کی گئی ہے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے ما قبل اس کائنات میں جتنے انسان موجود تھے وہ سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت خضر بھی چونکہ انسان تھے۔ وہ اس آیت کے مطابق کیسے زندہ رہ سکتے ہیں۔

وہ آیت یہ ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اِنَّ نَسِیْنَا سِیْئَاتِہُمْ اَوْ اَمْ نَمُنَّ اَوْ اَمْ نَعْلَمُ اَلَّذِیْنَ لَا یُرَوْنَ اَلْحَدِیْثَ اَلْاٰیٰتِہِمْ a

اب ہم آپ کے سامنے ائمہ محققین کی چند تحریریں پیش کر رہے ہیں۔ دیکھیے کہ وہ اس آیت سے حضرت خضر کی موت کو کس طرح ثابت کر رہے ہیں۔ جب آپ ان کے شواہد علمیہ سے اس آیت کا صحیح مفہوم سمجھ جائیں گے، تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ نص قطعاً ثابت کر رہی ہے کہ عہد نبوت سے پہلے کائنات کے تمام انسان خواہ حضرت خضر ہوں یا حضرت عیسیٰ سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔ قرآن کی اتنی واضح دلیل کے بعد کوئی صاحبِ پھر بھی اپنی خام عصبیت پر جمالہے تو اس پر جتنا ہی ماتم کیا جائے بہت ہی کم ہے۔

